رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ — الہامات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۱۵ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۴/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۳ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۳۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُنیا داروں اور منافقوں کی مُلاقات سے بیزاری

"اللہ تعالےٰ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ مجھے دُنیا داروں اور منافقوں کی ملاقات سے اس قدر بیزاری اور نفرت ہے۔ جیسا کہ نجاست سے۔ میرے لئے ایک سلطان کافی ہے۔ جو آسمان اور زمین کا حقیقی بادشاہ ہے۔ اور میں امید رکھتا ہُوں۔ کہ قبل اس کے کہ کسی دوسرے کی طرف مجھے حاجت پڑے۔ اس عالم سے گزر جاؤں۔ آسمان کی بادشاہت کے آگے دُنیا کی بادشاہت اسقدر بھی مرتبہ نہیں رکھتی۔ جیسا کہ آفتاب کے مقابل پر ایک کیڑا مرا ہُوا"۔ "پھر فانی اور جھوٹی بادشاہی کی عظمت دل میں کیونکر بیٹھ سکے۔ میں جو اُس لیک مقتدر کو پہچانتا ہوں۔ تو اب میری رُوح اس کو چھوڑ کر کہاں اور کدھر جائے۔ یہ رُوح تو ہر وقت یہی جوش مار رہی ہے۔ کہ اے شاہ ذوالجلال ابدی سلطنت کے مالک سب ملک اور ملکوت تیرے لئے ہی مسلم ہے۔ تیرے سوا سب عاجز بندے ہیں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔

آں کس کہ بتو رسد شہاں را چہ کُند
با فرِّ تو فرِّ خسرواں را چہ کُند
چُوں بندہ شناخت بداں عز و جلال
بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کُند"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲۴)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱- فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دردِ نقرس کی تکلیف سے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتًا آرام ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

آج ساڑھے سات بجے شام بورڈنگ تحریک جدید میں مولوی محمد یار صاحب عارف نے اسلامی آداب کے موضوع پر تقریر کی۔

آج تمام دن مطلع ابر آلود رہا۔ اور شام کے قریب ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ جو اس وقت تک کہ رات کے دس بجے ہیں۔ جاری ہے۔

خدا کے کام نہیں رک سکتے مگر مبارک ہے وہ جو ان میں شامل ہو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تیسرے سال کی تحریک جدید کا خطبہ پڑھتے ہوئے مخلصین جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں دوستوں سے امید رکھتا ہوں کہ جہاں تک ان سے ہو سکے وہ پہلے سالوں سے بڑھ کر اس میں حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ اسے جتنی قربانی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اتنا ہی وہ اخلاص میں آگے بڑھ جاتا ہے"...."میں امید کرتا ہوں کہ اس پہلے درجے کی آخری جماعت میں ہمارے دوست ایسے اعلےٰ نمبروں میں پاس ہوں گے۔ کہ خدا کے فضل ان پر بارش کی طرح نازل ہونے لگیں گے۔ اور دشمنوں کے دل مایوسی سے پُر ہو جائیں گے۔ اور منافقوں کے گھر صفِ ماتم بچھ جائے گی"...."امید ہے کہ مخلصین جماعت اس سال کی تحریک جدید کو اس قدر زیادہ کامیاب ثابت کریں گے۔ کہ اس سے پہلے سلسلہ کی تاریخ میں اس کی مثال نہ پائی جاتی ہو"...."ابھی بہت سا کام ہم نے کرنا ہے۔ اور یہ تو ابھی پہلا ہی قدم ہے۔ اگر اس قدم کے اٹھانے میں جماعت نے کمزوری دکھائی۔ تو خدا کے کام تو پھر بھی نہیں رکیں گے۔ لیکن دشمنوں کو مسیح موعود پر طعن کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اور ہر وہ گالی اور ہر وہ دشنام اور ہر وہ طعنہ جو مسیح موعود کو یا ان کے سلسلہ کو دیا جائے گا۔ اس کی ذمہ واری انہی لوگوں پر ہوگی جو اپنے عمل کی کمزوری سے دشمن کو یہ موقعہ مہیا کر کے دیں گے"۔

پس اگر آپ نے یا آپ کی جماعت میں سے کسی نے اب تک تیسرے سال کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ اس میں شامل ہونے کی آخری میعاد ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء بالکل قریب آگئی ہے۔ خدا کے کام تو کوئی روک نہیں سکتا۔ مگر مبارک ہے وہ جو اس کے کام میں شامل ہو کر اس کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بن جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

خطاب بہ احمدی

از عبد الحکیم صاحب شملوی

مسیحِ وقت کے انکار میں ہے مبتلا دنیا
تو ان کے واسطے اے احمدی وجہِ شفا ہو جا

ہزاروں بستیاں خالق سے بیگانہ ہیں غافل ہیں
جگا تو ان کو جا کر مردِ میدانِ وفا ہو جا

مسیحِ وقت کے پیغام کو دنیا میں پہنچا دے
مٹانے کے لئے باطل کو تو زور آزما ہو جا

بتا دے اہلِ مغرب کو پھر آئینِ عبودیت
یہ ہیں گم کردہ راہ صدق ان کا رہنما ہو جا

بھلا بیٹھے ہیں اتنی جلد منظر حرب اعظم کے
بچا بحرِ فنا سے ان کو ان کا ناخدا ہو جا

تلاطم پھر بپا دنیا میں ہے ظلم و رعونت کا
تو اس طوفانِ ظلمت کے لئے نورِ ہدیٰ ہو جا

نمائش ہر طرف دنیا میں ہے ظلم و تعدی کی
اٹھ اے مردِ خدا ان گمرہوں کا حق نما ہو جا

پھر امواجِ حوادث اٹھ رہی ہیں تند و بے پایاں
خدایا تو محافظ حرمتِ اسلام کا ہو جا

دعائے نیم شب سے تو بچا دنیا کو اے مسلم
خدا اور اس کے بندوں میں وسیلہ واسطہ ہو جا

سنا پیغامِ الفت مشرق و مغرب کے لوگوں کو
تو ان تشنہ لبوں کے واسطے آبِ بقا ہو جا

امانت تیرے کندھوں پر خدائے دو جہاں کی ہے
دکھا یورپ کو تو راہِ ہدایت رہ نما ہو جا

بقیہ صفحہ ۳

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب ابا اور استکبار کے جس بیج کی عرصہ سے آبیاری فرماتے رہے وہ کثرت سے پھل لانے لگ گیا ہے اور اس کے پھل ایسے کڑوے کسیلے ہیں۔ کہ ان کو حلق سے اتارنا محال ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کو خوشگوار بنالیں۔ لیکن ایں خیال است و محال است و جنوں۔ وہ خوشگوار بننے کی بجائے روز بروز زیادہ ناخوشگوار بنتے جائیں گے۔ اور مولوی صاحب کی یہ حسرت دل ہی دل میں رہ جائیگی

کہ وہ واجب الاطاعت امیر بنیں۔ انہوں نے جو کچھ بویا وہی کاٹنا ہوگا اور وہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے عملی طور پر نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واجب الاطاعت امام سمجھا اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو۔ اور نہ وہ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ کوئی ایسا لیڈر بھی ہو سکتا ہے۔ جس کی بلا چون و چرا اطاعت فرض ہے۔ پھر انہیں کون ایسا لیڈر مان سکتا ہے۔ اور کیوں اپنے لئے واجب الاطاعت قرار دے سکتا ہے۔

ارکان سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان توجہ کریں

سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کے نئے انتخاب کے بعد امید تھی۔ کہ سابقہ کمیٹی کے متعلق پبلک کو جو شکایات اور تکالیف تھیں۔ ان کا اگر پوری طرح انسداد نہ ہوگا تو ان میں کمی ضرور آجائے گی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ بعض سابق ممبروں اور عہدہ داروں کی جگہ اب نئے آدمی مقرر ہو چکے ہیں۔ پبلک کی تکالیف میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ محلوں کی گلیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ایسی گزرگاہوں کی جہاں دن رات بکثرت آمدورفت رہتی ہے یہ حالت ہے کہ جابجا گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔ معمولی سی بارش سے ان میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور چونکہ کمیٹی نے چند بجلی کے لیمپ لگوا کر یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ ایسے مقامات جہاں پہلے ٹمٹماتے ہوئے لیمپ لگے ہوتے تھے۔ وہاں اب روشنی کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے رات کے اندھیرے میں آنے جانے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ پاؤں کیچڑ سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ کپڑے خراب اور ناپاک ہو جاتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ صورت جو کمیٹی کے حسن انتظام پر جابجا نوحہ کر رہی ہے یہ ہے کہ عام صفائی تو رہی ایک طرف محلوں میں مکانوں کے بالکل قریب اور عام گزرگاہوں کے پاس غلاظت کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ جن کے تعفن سے پاس کے مکانات میں رہنے والوں اور راستہ چلنے والوں کا دم ناک میں آیا ہوا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا ارکان سمال ٹاؤن اپنے گھروں سے باہر نکلتے ہی نہیں یا ان کی قوت شامہ و باصرہ اس حد کو پہونچ گئی ہے۔ کہ انہیں کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ اندھا دھند ہوس ٹیکس وصول کرنا۔ لوگوں پر ڈگریاں کرانا اور سرکاری کارندوں کو ساتھ لے کر لوگوں کے دروازوں پر پہونچنا یہ تو کمیٹی نے سیکھ لیا ہے لیکن پبلک کی تکالیف کی طرف توجہ کرنا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہے۔

ان حالات میں چونکہ روز بروز سمال ٹاؤن کمیٹی کے خلاف پبلک میں بددلی پھیلتی جا رہی ہے۔ اور لوگ ہاؤس ٹیکس کی ادائیگی محض چٹی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم ارکان کمیٹی کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ پبلک کی ان ناقابل برداشت تکالیف کو جلد دور کر کے اسے آرام اور سہولت پہونچانے کی کوشش کریں۔ جب وہ ایک حلقہ کی نمائندگی کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیتے ہیں۔ تو پھر اپنے فرائض کی ادائیگی سے بھی انہیں غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

سرکشی کے عادی کی "اطاعت" کا وعظ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے وقت جب خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے اہتمام اور انتظام کی باگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دی۔ اور ساری جماعت نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جانشین اور اپنا مطاع تسلیم کر لیا۔ تو گو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بعض رفقاء نے بھی آپ کے آگے گردنِ تسلیم خم کر دینے کے سوا چارہ نہ دیکھا۔ تاہم مولوی صاحب کی طبیعت میں اباء و استکبار کا جو مادہ تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً پھوٹتا رہا جسے حضرت نور الدین اعظم کی ایک ہی ڈانٹ دبا دیتی رہی۔ حتےٰ کہ آپ کی خلافت کے چھ سال مولوی محمد علی صاحب نے گرتے پڑتے گزار لئے۔ لیکن چونکہ بھرے بیٹھے تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند ہوتے ہی جبکہ ابھی آپ کو دفن بھی نہیں کیا گیا تھا۔ سرکشی اور طغیان کا افسوسناک مظاہرہ شروع کر دیا۔ تاکہ آئندہ کے لئے نہ کوئی خلیفہ ہو۔ اور نہ کسی کی ان کو اطاعت کرنی پڑے۔

اس طرح مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ میں ایسے فتنہ کی بنیاد رکھی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہوتا۔ تو اس جماعت کا جسے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے حد جانکاہیوں کے ساتھ تیار کیا تھا تھوڑے سے عرصہ میں پراگندہ حال ہو جانا یقینی تھا۔ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر جمع کر کے اس انجام سے بچا لیا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے عدم اطاعت۔ سرکشی اور گستاخی کا جو بیج بویا تھا۔ اس کا پھل کھانے کے لئے انہیں چھوڑ دیا اس وقت سے لے کر آج تک مولوی صاحب کو جو کچھ دیکھنا اور سننا پڑا۔ وہ ایک نہایت ہی عبرتناک داستان ہے۔ وہ لوگ جنہیں مولوی صاحب "اپنی قوم" کہتے ہیں ان کا یہ تو تکیہ کلام ہے ہی۔ کہ مولوی صاحب کو ہم واجب الاطاعت نہیں سمجھتے ان کا کوئی قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں۔ ان کی کسی بات کی پابندی ہمارے لئے ضروری نہیں۔ لیکن ان میں بعض منچلے ایسے بھی ہیں۔ جو کئی بار بھری مجلسوں میں مولوی صاحب کو ایسی پتے کی باتیں سنا چکے ہیں۔ کہ ان کے جواب میں مولوی صاحب کو لب تک ہلانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور ایسے لوگوں کے سامنے مولوی صاحب کی بےکسی اور بےبسی کی یہ حالت ہے۔ کہ کہلاتے تو "امیر قوم ایدہ اللہ" ہیں لیکن اتنا اختیار نہیں رکھتے۔ کہ کسی انتہائی صدمہ اور تکلیف پہونچانے والے کو بھی اپنی امارت کے حلقہ سے نکال دینے کا اعلان کر سکیں۔

ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے کسی ایک وجود کو واجب الاطاعت ماننے سے انکار کر کے سرکشی اور عدم اطاعت کا جو طوق پہنا تھا۔ وہ آخر انہی کے گلے میں پڑا۔ اور روز بروز اس قدر بوجھل ہوتا جا رہا ہے کہ مولوی صاحب میں تو اس کے بوجھ کے نیچے دب جانے کی وجہ سے چیخنے چلانے کی بھی سکت نہیں رہی۔ البتہ ان کے پرسانِ حال چلا رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب کو اس وبال سے بچائیں جس میں وہ شامتِ اعمال سے گھرے ہوئے ہیں۔

اس کا کسی قدر نمایاں ثبوت "پیغام صلح" (۷ فروری ۱۹۳۷ء) کے اس مضمون سے مل سکتا ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ صاحب نے "اطاعت امیر رازِ حیات" کے عنوان سے شائع کرایا ہے۔ اور جس میں سارا زور یہ بیان کرنے پر صرف کیا ہے۔ کہ جب تک ایک واجب الاطاعت فرد کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور نہ ہو۔ اور جماعت کا ہر ایک فرد اس کی پوری پوری اطاعت نہ کرے۔ اس وقت تک ترقی محال ہے چنانچہ لکھا ہے:

"جماعتی ترقی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ افرادِ جماعت میں یکجہتی اور اتحاد و عمل کا فقدان ہو۔ اور انتحادِ عمل مرکزیت اور اطاعتِ امیر کے بغیر وہم و گمان کے سوا کچھ نہیں۔ اور ترقی و عروج اس کے بغیر کارِ محال۔ علاوہ ازیں بہت کم انسان ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو عقل و خرد کی راہنمائی سے خود بخود ایک کام پر لگ جائیں۔ اور وہ بھی ذاتی امور میں اس سے جماعتی استحکام کو کچھ نسبت نہیں اگرچہ انفرادی ترقی کچھ حد تک جماعتی عروج میں موید و مفید ہوتی ہے لیکن صحیح جماعتی زندگی اور عروج تاوقتیکہ تمام افراد ایک خاص نظام اور لیڈر کے ماتحت سرگرم نہ ہوں۔ خیال باطل ہے۔ کیونکہ ایک کا نمونہ حسن دوسرے کی کرتا ہیوں، خامیوں اور کمزوریوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ دور کرتا رہتا ہے۔ اور اس کی بدولت کمزور عنصر بھی غیر معمولی قوت ارادی کے ساتھ طاقتوروں کے دوش بدوش گامزن رہتا ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں جماعت کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو سب بلاحیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سم قاتل ہے۔"

پھر لکھا ہے "ضروری ہے۔ کہ ایک مرکزی شخصیت موجود ہو۔ جس کا ہر حکم اس قانون کے ماتحت واجب التعمیل ہو۔ اور کوئی فرد بجائے اس کی بجا آوری میں چون و چرا نہ کرے۔"

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ اگر سب کے سب غیر مبائعین نہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ تعلقات خصوصی رکھنے والے لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کو ایک ایسا واجب الاطاعت لیڈر بنا دیں۔ کہ "تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو سب بلاحیل و حجت اس پر عمل پیرا ہوں" چنانچہ مولوی صاحب کے پرسنل اسسٹنٹ نے مقطع کے بند میں یہ کہہ بھی دیا ہے۔ کہ:

"میں افرادِ قوم سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنی موجودہ حالت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ بسرعت تمام ترقی کریں۔ تو وہ جماعتی زندگی کے بغیر ناممکن ہے۔ اور جماعتی زندگی واجب الاطاعت امیر کے بغیر بے معنی بات ہے۔ پس آؤ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد کی تکمیل اپنا وظیفۂ حیات بنائیں"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ شخص جس نے جماعت احمدیہ میں سب سے پہلے ایک واجب الاطاعت لیڈر کی اطاعت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا جس نے ایک راہنما کے احکام کی بلاحیل و حجت تعمیل کرنے کا نام اندھا دھند تقلید اور پیر پرستی رکھا۔ جس نے اس فتنہ و فساد کا بیج بونے پر ہمیشہ فخر کیا۔ اور اسے اپنا بہت بڑا کارنامہ بتایا۔ اس کے متعلق یہ وعظ کرنا کہ تمام غیر مبائعین اس کو واجب الاطاعت مان کر اس کی ہر بات کی بلاچون و چرا تعمیل کریں۔ ہر وقت اس کے ہونٹوں کی طرف دیکھتے رہیں۔ اور جو کچھ بھی ان سے مترشح ہو۔ اس پر بلاحیل و حجت عمل شروع کر دیں۔ کیونکر مناسب سمجھا جا سکتا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ کالم ۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ الرحمٰن علم القرآن اس کو پیش کر کے بعض مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ کے زمانہ سے قبل جب یہ الہام ہو چکا تھا جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ رحمان نے تجھے قرآن کا علم دیا۔ تو پھر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا عقیدہ کیوں لکھا۔ اگر یہ غلط تھا تو اس کا لکھنا بتاتا ہے کہ حیات مسیح کا عقیدہ علم الٰہی پر مبنی تھا اس کا سب سے پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود الرحمٰن علم القرآن کا ترجمہ انجام آتھم صٹ پر یہ کیا ہے۔ رحمان تجھے قرآن کا علم سکھلائے گا۔ پس علم القرآن میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو علم قرآن سکھلائے گا۔ اور پیشگوئی اکثر بصیغہ ماضی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے قال سبحانک مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق (سورۃ مائدہ رکوع آخری)

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ مکہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ الرحمٰن علم القرآن۔ حالانکہ ابھی سارا قرآن نازل نہ ہوا تھا۔ پس الرحمٰن علم القرآن کے معنی وہاں بھی یہی لئے جائیں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ آہستہ آہستہ بقدر ضرورت تجھ پر قرآن مجید نازل کرتا رہے گا۔ اور اس کا علم آپ کو دیتا رہے گا۔ اسی طرح اس جگہ بھی الرحمٰن علم القرآن کا یہ مفہوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ آئندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن کا علم دیتا رہے گا۔

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ علم باب تفعیل سے ہے۔ اور باب تفعیل کا ایک خاصہ تدریج بھی ہے۔ جیسے تنزیل کے معنے آہستہ آہستہ اتارنے کے ہیں۔ اسی طرح تعلیم کے معنی آہستہ آہستہ علم سکھانے کے ہیں۔ پس اس لحاظ سے علم القرآن کے یہ معنے ہوئے کہ رحمٰن آپ کو تدریجاً قرآن کا علم دے رہا ہے۔ اور دے گا۔

چوتھا جواب یہ ہے۔ کہ مکہ میں جب ایک طرف الرحمٰن علم القرآن کی آیت نازل ہو رہی تھی اللہ تعالےٰ سورۃ سبا رکوع ۲۲ میں فرماتا ہے۔ ما ارسلناک الا کافۃً للناس بشیراً و نذیرا۔ اس سے یہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یقینی طور پر سمجھ لیا۔ کہ میں تمام دنیا کے لئے نبی ہوں۔ لیکن اس آیت کے ضمن میں جو یہ امر بھی بیان کیا گیا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔ اس کا نہ صرف آپ نے اظہار نہ فرمایا۔ بلکہ اس سے انکار فرماتے رہے چنانچہ فرمایا۔ لا تفضلونی علی یونس ابن متی۔ من قال انا خیر من یونس فقد کذب۔ لا تخیرونی علی موسیٰ۔ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ۔ اسی طرح ایک شخص نے آپ کو خیر الناس کہہ دیا۔ تو فرمایا ذالک ابراھیم۔ لیکن مدینہ شریف میں تشریف لے آنے کے بعد جب آیت خاتم النبیین نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا فضلت علی الانبیاء بست کہ چھ باتوں میں اللہ تعالےٰ نے مجھے باقی تمام انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے ایک بات آپ نے یہ بیان فرمائی۔ ارسلت الی کافۃ للناس۔ اسی حدیث میں آپ نے اپنے خاتم النبیین ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ جب آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا۔ تب آپ پر یہ امر منکشف ہوا۔ کہ سورۃ سبا کی آیت ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیراً و نذیرا۔ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام انبیاء سے افضل قرار دیا۔ مگر ایک لمبا عرصہ اس سے آپ انکار فرماتے رہے۔ اسی طرح الرحمٰن علم القرآن کے الہام کے نزول کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں رسمی طور پر حیات مسیح کا عقیدہ لکھ دیا۔ کیونکہ ابھی تک آپ پر اس امر کے متعلق انکشاف نہ ہوا تھا۔ بعد ازاں جب بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی۔ اور یہ امر کھول کر بتایا گیا۔ کہ مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں۔ اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے بھی اس امر کی تصدیق کی تو اس امر کا اظہار کر دیا۔

پانچواں جواب یہ ہے کہ انبیاء کا طریق ہے۔ کہ جب تک کسی امر کے بارہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے انکشاف نہ ہو۔ وہ سابقہ اعتقادات پر عمل و اعتقاد رکھتے ہیں۔ دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصد ایک نئی شریعت لانا تھا۔ اور ایک نیا قبلہ بنانا تھا۔ جو اسلام کا مرکز ہو۔ لیکن باوجود اس کے قریباً ساڑھے چودہ سال آپ نے بیت المقدس کو قبلہ بنائے رکھا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی وحی میں اس امر کی کوئی صراحت بلکہ اشارہ تک موجود نہ تھا۔ کہ بیت المقدس کو قبلہ بنائیں۔ بالآخر جب قبلہ تبدیل ہوا تو یہ امر لوگوں کے لئے ابتلاء کا باعث بن گیا۔ اور وہ کہنے لگے کہ قبلہ کیوں تبدیل کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ سیقول السفھاء من الناس ماولٰھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا کہ بیوقوف لوگ اعتراض کریں گے کہ قبلہ کیوں تبدیل کر دیا۔ فرمایا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علیٰ عقبیہ۔ تاکہ ہم یہ ظاہر کر دیں کہ اس قبلہ کے بدل جانے کی وجہ سے کون رسول کی پیروی کرتا ہے۔ اور کون اپنی ایڑیوں پر پھر جاتا ہے۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کا امتحان تحویل قبلہ کے ذریعہ کیا۔ بعینہٖ اسی طرح بروز محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے حیات مسیح کا رسمی عقیدہ لکھوا کر بارہ سال بعد وحی کے ذریعہ اس کی تغلیط کی۔ تاکہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جائے۔ چنانچہ جو لوگ وحی الٰہی کو ماننے والے تھے۔ وہ حیات مسیح کے رسمی عقیدہ کو ترک کر کے وفات مسیح کے قائل ہو گئے

اگر یہ سوال کیا جائے کہ تحویل قبلہ کی صورت میں پہلا قبلہ پہلی شریعت کے ماتحت درست تھا۔ مگر حیات مسیح کا عقیدہ تو قرآن اور حدیث کی رُو سے بھی غلط تھا۔ اس لئے مثال میں کامل مشابہت نہیں تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحویل قبلہ کی مثال کا تعلق عملیات کے ساتھ ہے۔ اور حیات مسیح کا عقیدہ عقائد میں سے ہے پس جب ایک نبی پرانی شریعت کے عمل کو جاری رکھ سکتا ہے۔ حالانکہ وہ خود نئی شریعت لانے والا ہے۔ تو پھر اس کے عقائد بھی جب تک وحی الٰہی تغلیط نہ کرے۔ وہی ہوں گے جو پہلی امت میں بلحاظ آثار مرویہ کے پائے جاتے ہوں گے۔ کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا۔ کہ کان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ۔ سوائے اس کے کہ کسی خاص امر کی اللہ تعالےٰ تردید کر دے یا آپ کے ذہن میں وحی خفی کے ذریعہ القا کر دے۔ یا آپ کا فطرتی ملکہ اس سے نفرت کرے۔

نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گجرات

واقعات عالم پر نظر

لسّی دا کٹورا۔ کانگرس اور اصلاحات ۔ ریاستوں میں انصاف

(الفضل کے مخصوص سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

دہلی میں تمام ہندوستان کے سکاؤٹس کی جمبوری (اجتماع) ہوئی۔ دنیا بھر کے سکاؤٹس کے رئیس لارڈ بیڈن پاول بھی آئے۔ اور ہندوستان کے ہر حصہ کے علاوہ سیلون۔ اور برما نے بھی کھیلوں میں حصہ لیا۔ اس اجتماع کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے ملک معظم شاہ جارج ششم نے بھی سکاؤٹس کو اس موقعہ پر خاص پیغام بھیجا۔ اور لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس ہردلعزیز مفید اور وفادارانہ تحریک کی مختلف تقاریب میں سے ایک کو آلہ نشر صوت کے ذریعہ دہلی سے سننے والوں تک پہنچانے کا خاص اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں پنجاب نے جو حصہ لیا۔ وہ پنجاب کی خصوصیات کے مدنظر خاص ذکر کے قابل ہے۔ کیونکہ پنجابی اپنا راگ سناتے وقت "مان نہ مان میں تیرا مہمان" بن جاتا ہے۔ پنجابی سکاؤٹس نے اپنا گیت گایا۔ اور ایک دفعہ سنا کر یہ حکم ہوا۔ کہ سب کے سب گرل گائیڈز بھی شامل ہو جائیں۔ اور ملکر گائیں "پی گیا بابا لسی دا کٹورا" اور "لسی دا کٹورا" کچھ ایسا مزا دینے لگا کہ بابا سکاؤٹ اسے منہ سے جدا ہی نہ کرتا تھا۔

غرض جمبوری بڑی شاندار تھی۔ اور پنجاب نے "لسی کا کٹورا" یعنی "چھاچھ کا پیالہ" پیش کر کے ہندوستان کو سونشی جانے کی دعوت پیش کر دی اور کہدیا۔ کہ ہندوستان کے دربان تلوار کے علاوہ ماحضر سے بھی ہر وقت مادر وطن کے دوسرے فرزندوں کی تواضع کرتے رہیں گے۔ اور انشاء اللہ پنجاب جسمانی و روحانی غذا نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کو مہیا کرنے میں پیش پیش رہے گا۔

(۲)

تازہ انتخابات میں کانگرس کو اڑیسہ و بہار میں خصوصیت سے کامیابی ہوئی ہے۔ اور دستور کے مطابق کانگریسیوں کا فرض ہے۔ کہ حکومت مرتب کریں۔ قانون بنائیں۔ وفاداری سے اصلاحات کا نفاذ کریں۔ عدم تعاون کو ترک کر کے دوسرے فریق سے تعاون کی توقع رکھیں۔ اب اگر وہ حکومت کر کے خرابی کریں۔ تو ملک سے غداری ہوگی۔ اور حکومت نہ کریں۔ تو دوسری جماعت لازماً برسر اقتدار آئے گی۔ ہمارے نزدیک کانگرس کے فہیم ارباب حل و عقد حکومت کرنا اصلاحات کو چلانا۔ اور حکومت کا عملی تجربہ کرنا اوڑیسہ و بہار کے لئے بطور استثناء اپنے پروگرام میں شامل کریں گے۔ اور سیاست میں ایسی تبدیلی ہر جگہ ہوتی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ انگلستان کی مزدور جماعت مخالف فریق کی حیثیت سے جو کچھ کہتی تھی۔ برسر اقتدار آکر اس کے خلاف کرنے پر مجبور ہوئی۔ بادشاہی آداب درباری شان۔ حکومت کی زبان۔ وزارت کا لباس۔ غرض ہر چیز کو اختیار کرنا پڑا۔ مزدور محض نام ہی رہ گیا۔ اور مسٹر رامزے میکڈانلڈ کو تو حکومت کا ایسا چسکہ پڑا۔ کہ وہ صحت سے مجبور ہو کر وزارت عظمےٰ سے علیحدہ ہوئے۔ ورنہ ڈاؤننگ سٹریٹ کی جدائی ان کو ایک دفعہ داخل ہو جانے کے بعد کبھی بھی گوارا نہ ہوئی۔ اسی طرح کانگرس کو تجربے کے بعد حکومت کی مشکلات کا علم ہوگا۔ اور ملک کی سب سے ترقی یافتہ سیاسی جماعت عملی عالم میں قدم رکھ سکے گی۔ اور اس کا تو اطمینان ہے۔ کہ ہندوستان کی تبدیلی پسند طبیعت ان کو ہرگز مسٹر میکڈانلڈ۔ جن کو بعض لوگ مذاقاً سے رامجی سکنڈانلڈ کہدیتے تھے۔ کی طرح متواتر کنگ وٹینہ کے دارالحکومتوں میں نہیں رہنے دیگی۔ ان کو عدم اعتماد کے ووٹ۔ سخت مخالفت اور ملامت کے لئے ضرور تیار رہنا چاہیئے۔ اور اصلاحات کا نفوذ تجربہ کے لئے دیانتداری سے کرنا چاہیئے۔

(۳)

ہندوستانی ہندوستان۔ یعنی ریاست ہائے ہندوستان میں بعض حکومتیں تو برطانوی ہند سے بھی بہتر ہیں۔ میسور میں سر مرزا اسمٰعیل نے مہاراجہ کی حکومت کو بہترین بنانے کی کوشش کی ہے۔ حیدرآباد نے سر اکبر کی رہنمائی میں اقتصادی حالات کی اصلاح کے ساتھ ساتھ [illegible] وہ خصوصیت پیدا کی ہے۔ جو ہندوستان کے دوسرے اضلاع کو حاصل نہیں۔ حیدرآباد کو تو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے۔ کہ جوشیلے اور تنگ نظر ہندوستانی جج اپنے جوش میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے مقابل اتنی سخت سزائیں دے دیتے ہیں۔ کہ وہ انتہا پسندی کے باعث بے انصافی بن جاتی ہے۔ مگر کسی ہندو ریاست میں ایسا نہیں۔ اور پنجاب میں تو بالخصوص بعض جگہ ابھی تک دقیانوسی طرز حکومت و انصاف کا دور دورہ ہے۔ حال ہی میں پنجاب کی ایک چھوٹی سی ریاست میں ایک جادو کرنے کا مقدمہ ہوا ہے۔ جس میں بعض مسلمانوں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ نفس فیصلہ پر ہم کچھ نہیں کہتے مگر اس ریاست میں طریق انصاف حسب ذیل ہے:۔

(۱) کسی سند یافتہ وکیل بی اے۔ ایل ایل بی۔ یا بیرسٹر کی خدمات حصول انصاف کے لئے حاصل نہیں کی جا سکتیں۔

(۲) سشن کورٹ کی اپیل کونسل میں ہوتی ہے۔ جس میں سشن جج صاحب خود شامل ہیں۔ اگر ان کے فیصلہ کی اپیل ایک کرنل صاحب اور ایک دوسرے اہلکار صاحب سنتے ہیں۔ جو دونوں قانون دان ہیں۔ پریس میں اس کے خلاف آواز اٹھ رہی ہے۔ اور رعایا کا جائز مطالبہ ہے۔ کہ ایک انگریز آئی سی ایس کونسل میں داخل کر کے غریب غیر تعلیم یافتہ رعایا کو ہندوستان کی طرح اس انصاف سے حصہ دیا جائے۔ جس کی حمایت کا [illegible] ہے۔ اور جس کی غرض سے رعیت کی جگہ برطانوی ارضی انتظام کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آنریبل مسٹر [illegible] بالخصوص توجہ فرما کر برطانوی نام کی عزت رکھیں گے۔

[illegible] ساکن پٹھان کوٹ کی ابتدائی عمر [illegible] گزری۔ بوڑھے ہو کر اس نے [illegible] سے توبہ کر لی۔ اور اپنے [illegible] کے [illegible] حج ادا کیا۔ اور بعد واپسی حج اپنی تمام عمر یاد الٰہی میں صرف کی۔ اس نے اپنی زندگی میں اپنی تمام جائداد مسجد قاضیاں کو وقف کر دی۔ بعد انتقال کنجروں نے بذریعہ دنیا نگر اس پر قابض ہو گئے اب خادمان مسجد نے ان کے خلاف دعوے دخل یابی دائر کر رکھا ہے۔ لیکن انتہائی افسوس ہے کہ صدر مجلس احرار کے پدر بزرگوار اور خود صدر صاحب کنجروں کی ہر طرح حمایت کر رہے ہیں۔

تبلیغ بیرون ہند

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی مختصر تبلیغی رپورٹ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

معززین سے ملاقاتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء میں تبلیغ احمدیت اور مشن کے استحکام کے لئے خوب کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں متعدد معززین سے ملاقات کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ احمدیہ دار التبلیغ میں آکر سلسلہ کے حالات اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنے والوں کی تعداد بیالیس ہے۔ ان میں انگریز۔ عرب۔ افریقن اور چند ہندوستانی بھی ہیں۔

پراونشل کمشنر سے ملاقات

اکتوبر کے وسط میں ٹبورا جو ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کا صدر مقام ہے پہنچا اور ضروری امور کے متعلق حکام سے گفتگو کی۔ احمدیہ سکول کے اجراء کے متعلق پراونشل کمشنر صاحب سے مفصل گفتگو ہوئی۔ انہیں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور عام مسلمانوں سے اختلافات سے روشناس کرایا۔ مقامی مخالفین کی غلط بیانیوں اور سکول کے معاملات کے متعلق بھی باتیں ہوئیں۔ اسی اثناء [illegible] پراونشل کمشنر نے دریافت کیا۔ کہ کیا احمدیوں کا قرآن مجید بھی وہی ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں کا ہے خاکسار نے اپنی جیب سے چھوٹے سائز کی مصری حمائل نکال کر ان کے سامنے رکھ دی۔ کہنے لگے کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں کہنے لگے میں نے تو سنا ہوا ہے۔ کہ غیر مسلموں کو قرآن مجید چھونے اور پڑھنے کی اجازت نہیں۔ میں نے بتایا کہ یہی وہ غلط فہمیاں ہیں جو اسلام کے خلاف پھیلائی گئی ہیں۔ اور اسلام کے متعلق اسی قسم کی بہت سی اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔

ڈائرکٹر صاحب آف ایجوکیشن سے ملاقات

۱۴ر دسمبر کو آنریبل ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سے ملاقات کی۔ اور انہیں سلسلہ احمدیہ کے مختصر حالات بتائے۔ اور جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں تعلیمی مساعی وغیرہ کا ذکر کیا۔

۱۷ر دسمبر کو آنریبل ڈائرکٹر آف ایجوکیشن ہمارے دینی سکول کو دیکھنے کے لئے احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے۔ عمارت طلباء اور دیگر کوائف کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کھولنے کی اجازت مل گئی ہے۔ سکول کی منظوری ہمارے لئے ایک بہت بڑی فتح ہے۔ کیونکہ مخالفین کی انتہائی شرارتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا فرمائی۔

عربوں سے تفسیر قرآن کے متعلق گفتگو

۱۸ر دسمبر کو ٹبورا کے چند عرب احمدیہ دار التبلیغ میں آئے۔ انہوں نے قرآن مجید کی بعض آیات کے مطالب دریافت کئے۔ جنہیں وضاحت [illegible] الارض کے متعلق مفسرین کے خیالات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقطۂ نظر پر بھی گفتگو ہوئی۔ رسالہ البشریٰ کی ایک ایک کاپی ان کو دی گئی۔ خدا کے فضل سے احمدیت کے متعلق ان میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔

مسئلہ نسخ پر گفتگو

۲۱ر دسمبر کو شیخ جبر سے جو ٹبورا سے دوسرے سٹیشن پر رہتے ہیں تبلیغی گفتگو کا موقعہ ملا۔ دوران گفتگو میں مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق بھی ذکر آیا۔ اور آیت ما ننسخ من آیۃ کا صحیح مطلب بتایا۔ کہ اس میں تو اللہ تعالیٰ نے دراصل قرآن مجید کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ پہلی کتابیں اگر منسوخ کی گئی ہیں۔ یا ان کی تعلیمات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تو اس لئے کہ ان سے بہتر تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ ورنہ اس آیت میں قطعاً اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ نعوذ باللہ قرآن مجید میں ایک دوسرے کے متناقض آیات پائی جاتی ہیں میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی تمام آیتوں کو حل کر دیا ہے۔ چنانچہ میں نے حضور علیہ السلام کے بیان کردہ علم کی روشنی میں بعض آیات کی تفسیر کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم کی کوئی آیت دوسری کی مخالف نہیں۔ بلکہ ایک دوسری کو واضح کرتی ہیں۔ میری اس تشریح پر شیخ مذکور نے قرآن کریم کے متعلق اپنی بے علمی کا اظہار کیا۔

ایک پادری سے گفتگو

اسی روز ایک رومن کیتھولک مشنری سے گفتگو کی۔ دوران گفتگو میں اس نے کہا کہ قرآن مجید متضاد خیالات کا مجموعہ ہے اس مسئلہ پر اس سے جو گفتگو ہوئی اسے مختصراً ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

پادری:۔ مسلمانوں میں مخلص اور سچے دل سے کام کرنے والے لوگ نہیں ہیں شائد آپ ہوں۔

احمدی:۔ موجودہ زمانہ میں چونکہ مسلمانوں نے تعلیمات قرآنی کو نظر انداز کر دیا ہے اس لئے اس حالت کا پیدا ہو جانا کوئی عجیب نہیں۔ جیسا کہ آج کل کے عیسائیوں کا حال ہے۔ بایں ہمہ مسلمانوں میں مخلصین موجود ہیں۔

پادری:۔ میں نے تین سال تک محمڈن ازم کا مطالعہ کیا ہے۔

احمدی:۔ آپ نے مطالعہ کیا ہوگا مگر افسوس کہ آپ ہمارے مذہب کے نام سے بھی تین سال کے مطالعہ کے باوجود واقف نہیں ہوئے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے مذہب کا نام اسلام رکھا ہے۔

پادری:۔ قرآن مجید متضاد خیالات کا مجموعہ ہے۔

احمدی:۔ اگر آپ کوئی دو آیتیں ایسی پیش کریں۔ جو ایک دوسری کے متضاد ہوں۔ تو میں آپ کو بتاؤں گا۔ کہ ان میں کوئی تضاد نہیں (اس پر پادری نے گفتگو کا رخ بدل لیا۔ اور کہا)

پادری:۔ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مسیح سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے مسیح تو خدا کی طرف سے تھا۔

احمدی:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی خدا کی طرف سے تھے۔ اور جو کام آپ نے کیا۔ مسیح نے تو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں کیا۔

پادری:۔ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو تمہارے نزدیک بھی آخری نبی تھے اور مسیح تو خدا کا بیٹا اور ہمارا [illegible] تھا۔

احمدی:۔ انجیل میں تو کئی ایک کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ مزید براں حضرت مسیح بھی عورت کے پیٹ سے ہی پیدا ہوئے پھر ان میں کیونکر خدائی صفت آگئی۔

پادری:۔ آپ کے نبی (حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے بہت سی شادیاں کیں۔ کیا ایسا آدمی خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔

احمدی:۔ حضرت داؤد کی تو ایک سو بیویاں تھیں۔ اور اسی طرح بعض اور نبیوں کے متعلق بھی بائیبل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بہت سی شادیاں کیں۔ کیا وہ خدا کی طرف سے نہ تھے۔

پادری:۔ صرف حضرت مسیح خدا کی طرف سے ہیں۔ اور آپ کے نبی کی مسیح سے کوئی مناسبت نہیں۔

احمدی:۔ اگر آپ اس موضوع پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو آئیے میرا آپ کو کھلا چیلنج ہے۔ اگر میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت مسیح پر فضیلت ثابت کر دوں تو کیا آپ تسلیم کر لیں گے۔ اس مرحلہ پر پادری صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور چلا گیا۔

عیسائی مشنری طلباء سے گفتگو

ٹبورا سے تین میل کے فاصلہ پر کپارا پارہ میں رومن کیتھولک کا ایک بہت بڑا کالج ہے جس میں ۱۵ سال کا کورس ہے۔ اور افریقن مشنری تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کالج کے طلباء سے ملاقات کی

اوران سے کالج کے مختصر حالات دریافت کئے ایک طالب علم کے ساتھ میری حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

احمدی۔ پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک کے عقائد میں تو بہت اختلاف ہے۔

مسیحی۔ ہاں بہت اختلاف ہے۔

احمدی۔ مسیح کے صلیب پر جان دینے کے متعلق جو نظریہ پروٹسٹنٹ کا ہے۔ وہی غالباً رومن کیتھولک کا بھی ہے۔

مسیحی۔ ہاں مسیح کو خدا تعالےٰ نے اپنا اکلوتا بیٹا قرار دیا۔ اور بنی آدم کے گناہوں کے کفارہ کے لئے یہ طریق اختیار کیا۔

احمدی۔ کیا بائبل میں یہ لکھا ہے کہ "جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا۔ وہ لعنتی ہے"۔

مسیحی۔ ہاں لکھا ہے۔

احمدی۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے۔ اور مارے بھی گئے۔

مسیحی۔ بالکل سچ ہے۔

احمدی۔ بائبل کے اس اصل کے مطابق کہ "جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا۔ وہ لعنتی ہے"۔ اور آپ کے اس عقیدہ سے کہ مسیح مصلوب ہوا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

مسیحی۔ آپ اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔

احمدی۔ ہر سمجھدار یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے۔ کہ (نعوذ باللہ) مسیح لعنتی ہے اگر بائبل کے اصل اور آپ کے عقیدہ کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن میں بحیثیت مسلمان حضرت مسیح کو خدا کا نبی اور برگزیدہ یقین کرتا ہوں۔

مسیحی۔ کیا آپ فلاسفی جانتے ہیں

احمدی۔ ہاں کچھ جانتا ہوں۔

مسیحی۔ مذہب اور فلسفہ ادیان سے آپ کس قدر واقف ہیں۔

احمدی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قدر واقفیت ہے۔

مسیحی۔ دیکھئے خدا کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے اپنے پیارے بیٹے کو دنیا میں بھیجا۔ تا وہ بنی نوع انسان کے گناہوں کو خود اٹھا دے۔ اور ان کی جگہ خود تختۂ دار پر چڑھ کر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو۔

احمدی۔ عقل یہ بات تسلیم نہیں کرتی کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی کو دی جائے

مسیحی۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر مسیح نے خود خواہش کی۔ اور ایثار سے کام لیا

احمدی۔ لیکن کوئی منصف جج کسی غیر مجرم کو کسی مجرم کی سزا بھگتنے کے لئے آمادگی کے باوجود سزا دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ پھر انجیل سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے خوشی سے اس سزا کو قبول نہیں کیا۔

مسیحی۔ انجیل میں کہاں لکھا ہے کہ خداوند خدا یسوع مسیح نے بطیب خاطر اس سزا کو قبول نہیں کیا۔

احمدی۔ انجیل میں کئی جگہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح نہایت درد و تضرع سے دعا مانگتے رہے۔ کہ صلیبی موت کا پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ اور جب انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ تو نہایت آہ و زاری سے پکارے ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اس سے بڑھکر اور کیا نارضامندی ہو سکتی ہے۔

مسیحی۔ آپ سمجھتے نہیں۔ انجیل میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اے خدا تیری مرضی پوری ہو۔

احمدی۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا۔ کہ مسیح کی اپنی مرضی بھی یہی تھی۔ کہ وہ صلیبی موت سے مریں۔ آپ اس مفہوم کی کوئی تحریر انجیل سے دکھائیں

مسیحی۔ آپ فلاسفی تو کسی قدر سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بہت ہی دقیق مسئلہ ہے۔ آپ سمجھ لیں۔ کہ مسیح میں دو روحیں تھیں ایک روح انسانی تھی۔ اور دوسری خدائی بحیثیت انسان مسیح نے آہ و زاری کی اور موت سے بچنے کی خواہش کی۔ لیکن بحیثیت خدا ہونے کے وہ اس پر خوش تھے۔

احمدی۔ کیا آپ انجیل سے اس بات کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

مسیحی۔ ہم اس وقت جا رہے ہیں۔ آپ کا مسیح کے صلیب پر مارے جانے کے بارے میں کیا خیال ہے؟

احمدی۔ درحقیقت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ جمعہ کے روز بعد دوپہر صلیب پر لٹکائے گئے۔ اور سورج غروب ہونے سے قبل اتار لئے گئے۔ اس زمانہ کی صلیب اس قسم کی صلیب نہ ہوتی تھی کہ فوراً موت واقع ہو جائے۔ چنانچہ صلیب پر دو چوروں کی ہڈیوں کا توڑے جانے کا ثبوت موجود ہے۔ مسیح کے متعلق پیلاطوس کی بیوی کا خواب وغیرہ امور ایسے ہیں جن سے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ مسیح کو خدا تعالےٰ نے صلیبی موت سے بچا لیا۔ اور ان کی دعا سن لی۔ چنانچہ انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کی دعا قبول کی گئی۔ پھر حواریوں کو ملنا۔ اور انہیں زخم وغیرہ دکھانا۔ یہ سب ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ مسیح کی صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی۔

میرے اس مختصر بیان کو سنکر تمام طالب علم حیران ہوئے۔ کیونکہ انہوں نے پہلی مرتبہ یہ بات سنی۔

ماہوار سواحلی رسالہ کی جلد اول کا اختتام

عرصہ زیر رپورٹ میں Mapenzi Ya Mungu ماہوار سواحلی رسالہ کا بارھواں نمبر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس نمبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سید المعصومین ہونا ثابت کیا گیا یہ مضمون ایک عیسائی مشنری کی کتاب "نبی معصوم" کے جواب میں لکھا گیا ہے اس نمبر پر رسالہ کی پہلی جلد کا اختتام ہوا۔

میں یہاں ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا علی الخصوص شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے رسالہ کی اشاعت کیلئے میری امداد کی اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

گریجوایٹ زراعت کریں

اخبار الفضل ۹ جنوری میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں گریجوایٹوں کو تجارتی شغل اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اور حکومت سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں بے کار نوجوانوں کی امداد کا انتظام کرے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تجارت میں ہمارے بے کار نوجوانوں کے لئے ایک وسیع میدان ہے۔ اور ہمارے ان گریجوایٹ دوستوں کو جو طبعی طور پر فن تجارت کے ساتھ ذوق رکھتے ہیں۔ اور جن کے حالات بھی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ بے کاری کی لعنت سے تجارت اختیار کرنے کے ذریعہ سے نجات پائیں۔ چاہیئے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ لیکن چونکہ طبائع مختلف ہیں۔ اور انسانی رجحانات الگ الگ۔ اس لئے میں ان گریجوایٹ دوستوں کی توجہ کے لئے جو زمیندار خاندانوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ یا جن کو فن زراعت سے دلچسپی ہے۔ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ایسے دوستوں کو ایک عرصہ تک گورنمنٹ۔ اور دیگر علمی و تجارتی اداروں کے دروازے کھٹکھٹانے کے بعد اب زیادہ دیر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اپنے وجود کو اپنی ذات کے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے زیادہ مفید بنانے کے لئے فن زراعت جیسے باعزت پیشہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

وقت بدلتا رہتا ہے۔ خیالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد لوگ پھر فن زراعت کی طرف زیادہ توجہ اور گہری دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔ زمیندارہ تحریکات روز بروز زور پکڑ رہی ہیں۔ اور تعلیم یافتہ لوگوں کی ایک معقول تعداد اور حکومت کے ارباب بست و کشاد اس حقیقت کو بخوبی سمجھ گئے ہیں۔ کہ ملک ہندوستان کی خوشحالی اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بے کاری کے ازالہ کا راز فن زراعت کی ترقی و عروج میں پنہاں ہے۔ چنانچہ نواب مظفر خان ریونیو ممبر پنجاب گورنمنٹ نے گذشتہ اکتوبر میں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں عطیہ جات اراضی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ "اکثر ملکوں میں لوگوں کا از سر نو فن زراعت کی طرف متوجہ ہونا ایک عام بات ہو گئی ہے۔ اور مغربی ممالک میں سے اکثر مہذب ملک فن زراعت سے بے توجہی کرنے پر نالاں ہیں۔ بد قسمتی سے میں اپنے صوبہ میں بھی بعض لوگوں میں دیہات کو چھوڑ کر شہروں میں رہائش اختیار کرنے کا میلان پاتا ہوں۔ اس قسم کی تحریکات بعض دوسرے ممالک میں سخت اقتصادی مشکلات کا موجب ہوئی ہیں۔ کاشتکاروں کو بہت نقصان پہنچا۔ اور لوگوں کی صحت اور آرام و آسائش سب کچھ تباہ ہو گیا۔ قدرتاً ان لوگوں نے زراعت کی طرف دوبارہ توجہ کرنے میں بہت سا فائدہ محسوس کیا۔ ان کے پیغام رساں ان کے ملک کے نوجوان تھے۔ اور ان کا مقدس پیغام دنیا بھر کے مشہور مقولہ "بہتر زراعت بہتر کاروبار اور بہتر رہائش" پر مشتمل تھا۔ ان کے لیڈروں اور تعلیم یافتہ لوگوں نے خود مثال قائم کی۔ اور دوسرے لوگوں نے ان کی پیروی کی۔"

پھر نواب صاحب موصوف نے فرمایا۔ "فن زراعت ابتدائی ایام سے ہی اپنے عاملوں کے لئے ہمیشہ سے نہایت عمدہ بسر اوقات کے ذرائع مہیا کرتا اور انہیں قابل رشک آزادی اور صحت عطا کرتا رہا ہے۔ ہمیں گرو بابا نانک صاحب کا مشہور قول "اتم کھیتی۔ مدھم بیوپار۔ نکھد چاکری" بخوبی یاد ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کاشتکار کے پاس روپیہ کی کمی ہو لیکن کم از کم وہ بھوکا نہیں مرے گا۔"

نواب صاحب کے قیمتی خیالات کے ساتھ کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کا یہ فرض ہے۔ کہ خود بھی بیدار ہوں۔ اور اپنی قوم میں بھی ایک نہ مٹنے والی بیداری پیدا کر دیں۔ اور حصول تعلیم کا مقصد صرف ملازمت تک ہی محدود نہ رکھیں۔

اگر ہمارے گریجوایٹ دوست اپنے آبائی پیشہ کی طرف توجہ کریں گے۔ تو وہ یقیناً اس میں راحت۔ خوشی اور طمانیت قلب محسوس کریں گے۔ بعض عارضی اور ظاہری مشکلات ان کو ابتداء میں نظر آئیں گی مگر وہ کمر ہمت باندھ لینے کے بعد فوراً غائب ہو جائیں گی۔

احباب کرام سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے کس قدر کوشاں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی اقتصادی سکیموں میں اغلباً خرید اراضیات اور ان کی آبادی کی سکیم سب سے زیادہ اہم ہے۔ صوبہ سندھ میں بہت سی زمین اسی غرض کے لئے خرید کی گئی ہے۔ کہ زمیندارہ طبقہ کاشتکاری کے ذریعہ فائدہ اٹھائے۔ ہمارے گریجوایٹ دوست ان اراضیات میں بطور مزارعہ کام کر کے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مزارعان کو پنجاب کی نسبت بہت سی سہولتیں اور رعائتیں میسر ہیں۔ بہت سے لوگوں نے کاشتکاری کے ذریعہ بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

خاکسار:۔ خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی
(ایگریکلچر) رکن مجلس انصار سلطان القلم،
محمود آباد اسٹیٹ سندھ

جماعت احمدیہ حیفا (فلسطین) اور قاہرہ (مصر) کی مالی قربانی

جماعت احمدیہ حیفا اور قاہرہ کے دوستوں نے نہایت اخلاص اور محبت سے چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ تعمیر مساجد و مہمان خانہ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ حیفا کی معرفت ارسال کیا ہے۔ میں ان سب دوستوں کا بذریعہ اخبار تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوا ان کے نام مع رقم چندہ شائع کرتا ہوں۔ ان بھائیوں کے لئے سب احمدی دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان سب کو زیادہ سے زیادہ اخلاص کے ساتھ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے آمین

اسماء جماعت احمدیہ حیفا

نام	رقم
(۱) السید خضر القزق	۵۰ قرش
(۲) زوجہ السید خضر القزق	۱۰ "
(۳) عبد اللطیف "	۵ "
(۴) بشریٰ "	۳ "
(۵) السید عبد الرحمن القزق	۵۰ "
(۶) زوجہ السید " "	۱۰ "
(۷) السید ابراہیم "	۵۰ "
(۸) طٰہٰ القزق	۷۵ "
(۹) الحاج محمد القزق	۵۰ "
(۱۰) زوجہ محمد "	۵ "
(۱۱) خلیل محمد القزق	۵ "
(۱۲) سمیحہ محمد القزق	۵ "
(۱۳) بہیہ محمد القزق	۵ "
(۱۴) السید رشدی البسطی	۲۵ "
(۱۵) زوجہ السید رشدی البسطی	۱۰ "
(۱۶) الشیخ علی القزق	۵۰ "
(۱۷) زوجہ الشیخ علی القزق	۱۰ "
(۱۸) السید عبد الغنی الرفاعی	۲۵ "
(۱۹) زوجہ السید عبد الغنی الرفاعی	۱۰ "
(۲۰) السید بہیجہ البسطی	۲۵ قرش
(۲۱) السید خدیجہ البسطی	۱۰ "

اسماء جماعت احمدیہ قاہرہ

نام	رقم
(۱) السید احمد فتحی ناصف	۵۰ قرش

انتخابی مہم نے احرار کی اخلاقی حالت کو قطعاً عریاں کر دیا

احرار کے تابوت کو آخری میخ لگ گئی

اخبار "زمیندار" ۱۰ فروری میں غازی محمود دھرمپال صاحب لدھیانوی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ایک حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں اسمبلی کے انتخابات کا بخار اپنی انتہائی حدت و شدت کو پہنچ کر تقریباً اتر چکا ہے۔ امیدواروں کی کامیابی و ناکامی کا نتیجہ تو چند روز کے بعد برآمد ہوگا۔ مگر اس انتخابی مہم کے چند ضمنی نتائج ایسے برآمد ہوئے ہیں۔ جو نہایت دلچسپ ہیں۔ یہ نتائج اس تحریری اور تقریری پروپیگنڈے سے اخذ کئے گئے ہیں۔ جو اس میدان میں متحاربین کی طرف سے کیا گیا۔ اس پروپیگنڈے نے ہر ایک فریق کی اس ذہنیت اور اخلاقی حالت کو قطعاً عریاں کر دیا۔ جو اس سے قبل ہزار پردوں کے اندر پوشیدہ رکھی جاتی تھی۔ اس عریانی میں سب سے پہلی جماعت جو ہمارے سامنے آتی ہے۔ وہ مجلس احرار ہے۔ مجلس احرار نے گذشتہ چند سال سے قادیانیوں کی بیخ کنی۔ مکمل آزادی کی رٹ۔ تبلیغ اسلام کی اجارہ داری۔ اتحاد بین المسلمین کی غوغائیت۔ قلمدانِ وزارت حکومت پنجاب کی تمنا۔ مسجد شہید گنج کی تحریک سے مسلم پبلک کو علیحدہ رکھنے میں ہی مسلمانوں کی بھلائی وغیرہ وغیرہ درجنوں حجابات کے بعد لبادہ اوڑھ کر مسلم پبلک کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رکھا تھا۔ مگر انتخابات کی تیز و تند آندھی کے دو چار ہی جھونکوں نے مجلس احرار کے ان حجابات کو اڑا کر "چوں دم برداشتہ مادہ برآمد" کا مصداق بنا دیا۔ انتخابات سے قبل جب کبھی اس مجلس کے ذمہ دار اراکین سے گفتگو کرنے کا موقع ملتا تھا۔ تو وہ نہایت وثوق کے ساتھ یہ کہتے ہوئے سنے جاتے تھے۔ کہ پنجاب میں کم از کم ۴۵ سیٹ پر ہمارا قبضہ ہوگا۔ اور قلمدان وزارت اگر تینوں کے تینوں نہیں۔ تو دو تو حتمی طور پر ہمارے ہاتھ میں ہونگے۔ مگر جب مجلس احرار کو ۴۵ سیٹ کے لئے امیدوار کھڑے کرنے پڑے۔ تو بمشکل تمام نصف درجن امیدوار ہاتھ لگے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں سے کتنے کامیاب ہونگے۔ بفرض محال نصف درجن ہی کامیاب ہو جائیں تو یہ کون سے قلمدانِ وزارت پر قبضہ کریں گے؟

ازحد رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ جس وزارت کے سبز باغ دکھا کر اور پبلک کو دکھلا کر مجلسِ احرار نے شہید گنج تحریک سے مسلمانوں کو الگ رکھا۔ وہ سبز باغ آج ہمیں اجڑا ہوا نظر آتا ہے سچ ہے۔ ؎

"گئے دونوں جہان سے پانڈے
نہ اِدھر حلوا نہ اُدھر مانڈے"

۲۔ مجلس احرار نے قادیانیوں کے کندھے پر رکھ کر جس قدر فائر کئے۔ اور جس قدر گولہ بارود صرف کیا۔ وہ اسراف اور تبذیر کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ انتہا یہ کہ انہوں نے اپنے سے اختلاف رائے رکھنے والے ہر ایک شخص پر اسی قادیانی بندوق کا فائر کیا۔ ممکن نہیں کہ پنجاب یا ہندوستان میں کسی شخص نے دیانت داری کے ساتھ کسی معاملہ میں ان کے ساتھ اختلاف رائے کا اظہار کیا ہو۔ اور انہوں نے اس پر قادیانی یا قادیانی نواز ہونے کا فتویٰ نہ لگا دیا ہو۔ انتخابی مہم میں تو اس مجلس نے اس ہتھیار کا جا و بے جا اس قدر استعمال کیا۔ کہ لوگوں کے دل میں قادیانیت کے لئے جو نفرت تھی۔ وہ جاتی رہی۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ محض مجلس احرار کی شرارت ہے۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج اگر قادیانیوں کے برخلاف کوئی بات سنجیدگی سے بھی کہی جاتی ہے۔ تو سننے والے یہی نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ کہنے والا کوئی احراری ہے۔ آخر یہ کیوں ہوا؟ محض اس لئے کہ مجلس احرار نے تبلیغ کے میدان کو بھی الیکشن کا مترادف بنا لیا۔ یہ کس قدر افسوسناک اور کس قدر رنج دہ حقیقت ہے۔ جو آج ہمارے سامنے آ رہی ہے۔

۳۔ الیکشن پروپیگنڈا ایس جو ٹیپ کا بند ثابت ہوا ہے۔ وہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کا مجلس احرار کے برخلاف یہ اعلان تھا۔ کہ مجلس احرار امرت سر میں پیدا ہوئی۔ امرت سر میں ہی اب اس کی قبر کھودی جائے گی۔ اور امرت سر میں ہی اس کے تابوت کی آخری میخ ٹھوکی جائیگی ڈاکٹر صاحب کا یہ اعلان جب بار بار "روزنامہ زمیندار" میں ہماری نظر سے گذرتا تھا۔ تو ہم سمجھتے تھے۔ کہ یہ بھی محض الیکشن پروپیگنڈا ہے۔ مگر جب امرت سر سے ہی مولانا مظہر علی اظہر کے خطوط کا چربہ شائع ہوا۔ تو امر واقعہ تو یہ ہے۔ کہ ہم تڑپ اٹھے۔ اور اس قدر صدمہ اور صدمہ کے ساتھ ہی اس قدر طبیعت میں اشتعال پیدا ہوا۔ کہ ایسے خطوط کے لکھنے والے کو زمین پر دوسرا سانس لینے کی مہلت کس طرح ملی۔ مگر پھر خیال آیا۔ کہ ممکن ہے۔ یہ بھی الیکشن پروپیگنڈا ہی ہو۔

اظہر صاحب کا بیان سن لینا چاہیئے۔ مگر مولانا اظہر کی طرف سے اس وقت تک جو بیان نکلا ہے۔ وہ ہرگز تسلی بخش نہیں ہے۔ اگر مولانا اظہر اپنی پوزیشن کو صاف نہیں کریں گے تو یہ یقینی امر ہے۔ کہ ان کے یہ دونوں خطوط مجلس احرار کے تابوت میں دو آخری میخیں ہوں گی۔ اس صورت میں چوہدری افضل حق صاحب یا مولانا مظہر علی صاحب کو ہم کوئی مشورہ نہیں دیں گے۔ ہاں مولانا حبیب الرحمٰن اور مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب کو ہم خلوص اور نیک نیتی سے مشورہ دیں گے۔ کہ وہ مجلس احرار کو اس کی آخری منزل میں پہنچا کر دعاء خیر کر دیں۔ اور اگر آئندہ انہوں نے سیاسیات کے شغل کو جاری رکھنا ہو۔ تو وہ کانگریس میں شمولیت کریں۔ ان کے لئے موزوں میدان اگر کوئی ہو سکتا ہے۔ تو وہ کانگرس اور صرف کانگرس ہے۔ اور اگر انہوں نے تبلیغ کے ہی میدان میں کام کرنا ہو۔ تو ان کو دو دو سال تک دارالمصنفین اعظم گڑھ میں مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کے پاس رہ کر کم از کم اتنا تو جان لینا چاہیئے۔ کہ وہ کون سے پان ہندو مندر تھے جن کو شاہانِ اسلام نے ہندوستان میں مسمار کیا تھا۔ اور جن کی یاد سوا مجلس احرار کے رجسٹروں کے اب کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔

اعلیٰحضرت حضور نظام کا جشن سیمیں!

حیدر آباد۔ ۹ر فروری اعلیٰحضرت حضور نظام دکن کے جشن سیمیں کے سلسلہ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور عوام کی تفریح کیلئے ایک شاندار اور پر لطف پروگرام تیار کیا جا رہا ہے۔ جو پندرہ دنوں سے بھی زیادہ عرصہ کیلئے جاری رہیگا۔ اور کھیل اور ورزش چراغاں۔ فوجی پریڈ اور موسیقی کی محفلوں پر مشتمل ہوگا۔ اس پروگرام کا اہم ترین حصہ یہ ہے۔ کہ ۱۳ر فروری کی صبح کو اعلیٰحضرت حضور نظام کی درازئ عمر اور بحالئ صحت کیلئے دعا مانگی جائیگی۔ اور اعلیٰحضرت کی ۲۵ سالہ کامیاب حکومت پر نماز شکرانہ ادا کیجائیگی اس سلسلہ میں سینکڑوں مشہور شخصیتوں نیز اعلیٰحضرت کے دوستوں اور مداحوں کے نام

ریاست جموں میں زمینداروں کو امدادی قرضہ

جموں ۱۰ فروری۔ حکومت کشمیر کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے۔ جس میں جموں اور کشمیر کے زمینداروں کی امداد کے لئے نئے قواعد وضع کئے گئے ہیں۔

ان قواعد کی رو سے زراعت کی ترقی کے لئے وزیر وزارت ۵۰۰ روپیہ گورنر ۱۰۰۰ روپیہ اور ریونیو منسٹر ۵۰۰ روپیہ قرض دے سکتا ہے ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ قرض دینے کے لئے کونسل کی منظوری ضروری ہے۔ مصائب اور مخصوص حالات کے موقع پر کونسل کے پاس مفت امداد کے لئے سفارش کی جا سکتی ہے۔ امدادی قرضوں پر ۶ آنہ فی صدی کے حساب سے سود لیا جائے گا۔ بشرطیکہ کونسل خاص حکم کے ذریعہ شرح سود کم نہ کردے۔ قرضوں کی ادائیگی قسطوں کے ذریعہ کی جائے گی۔ اگر فصل خراب ہو جائے یا کوئی اور مصیبت نازل ہو تو قسطیں ملتوی کر دی جائیں گی۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قرضہ کا کوئی حصہ کسی وجہ سے واپس حاصل نہیں کیا جا سکتا تو اس کی معافی کے لئے کونسل سے درخواست کی جا سکتی ہے۔ اگر ذاتی مصرف یا سرکاری قرضہ سے آبپاشی کے کاموں میں ترقی دکھائی جائے۔ تو معین عرصہ کے لئے لگان یا مالیہ معاف کیا جائیگا اور جدید قواعد کے ماتحت کورٹ فی اور سٹامپ ڈیوٹی معاف کی جائے گی۔

مقامی ریونیو افسروں کے نام ہدایت جاری کی گئی ہے۔ کہ ان جدید قواعد کی کامیابی کے متعلق سالانہ رپورٹ مرتب کی جائے۔ اور اعداد و شمار سے بتایا جائے۔ کہ زمینداروں نے مالی امداد سے کس حد تک فائدہ اٹھایا ہے۔

برطانیہ کے شاہی خاندان پر پابندیاں

لنڈن ۷ فروری بذریعہ ہوائی ڈاک۔ برطانی اخبار "سٹار" کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابینہ نے ڈیوک آف کینٹ کو سابق شاہ ایڈورڈ سے ملاقات کرنے سے روک دیا ہے شاہی خاندان کے ارکان اس امر کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ گزشتہ دسمبر کے واقعہ سے آپس کے تعلقات پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ آسٹریا جا کر سابق شاہ سے ملاقات کریں۔

خیال یہ تھا کہ ڈیوک آف کینٹ ہالینڈ سے سیدھے آسٹریا چلے جائیں گے۔ لیکن

آخری وقت میں مسٹر بالڈوین نے انہیں اطلاع دی کہ وزارت اس ملاقات کی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سابق شاہ کے دوسرے بھائیوں کو بھی ان سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ البتہ ان کی ملاقات پر شاید وزارت کو کوئی اعتراض نہ ہو

کامریڈ محمد حسین پر احرار کا دوسرا حملہ

امرتسر ۱۰ فروری۔ کل ۴ بجے کامریڈ محمد حسین سٹی کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شامل ہونے کے لئے جا رہے تھے۔ کہ چوک فوارہ میں چند احراریوں نے ان پر یکایک حملہ کر دیا۔ آپ کو شدید ضربات آئیں۔ چند نوجوان نیم بیہوشی کی حالت میں ان کو تانگہ میں بٹھا کر لائے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کامریڈ محمد حسین نے مسجد شہید گنج کے متعلق مظہر علی اظہر کی خط و کتابت شائع کی تھی۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ کامریڈ محمد حسین پر حملہ ہو چکا ہے۔

باجلاس سید سرفراز حسین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول ضلع سیالکوٹ

مقدمہ نمبر ۳۴

ملکھی رام ولد گنگا رام قوم کھتری ساکن قلعہ سوبہا سنگھ تحصیل نارووال و رلا رام ولد ملکھی شاہ قوم کھتری ساکن پسرور — مدعیان

بنام

رلا رام ولد گنگا رام قوم برہمن ساکن قلعہ سوبہا سنگھ تحصیل نارووال و سیو ولد گمر قوم ...وال و سماں ولد چوغطہ قوم ارائیں ساکنان سوجووالی تحصیل پسرور۔ گنڈا ولد گھنا قوم سنگھ ساکن قلعہ سوبہا سنگھ تحصیل نارووال و مالی ولد پیر بخش قوم ارائیں ساکن سوجووالی تحصیل پسرور و سنتا سنگھ و بوٹا سنگھ پسران گنگا سنگھ معرفت گنگا رام قوم کھتری ساکن ہلووال حال وارد موضع نارنگ والی تحصیل نارووال — مدعا علیہم

دعویٰ سلسلہ پیداوار ۹/۱۲/۵/۲۴۲ بابت فصل ربیع ۱۹۳۳ء لغایت فصل ربیع ۱۹۳۵ء نسبت ۱۵ کنال نمبرات خسرہ ۶، ۷، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۸، ۳۵، ۴۹، ۵۴، ۶۰، ۶۱، ۶۵، $\frac{۳}{۹۷}$، $\frac{۵}{۹۷}$، ۵۵، ۵۸، ۵۹، ۸۱، ۸۲، ۹۰، ۳۹، $\frac{۳}{۹۷}$ و ۲۴ واقعہ موضع نارنگ والی تحصیل نارووال

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

مقدمہ مندرجہ بالا میں رپورٹ سمنات سے پایا گیا ہے۔ کہ مسمیاں سیو ولد گمر و سماں ولد چوغطہ قوم ارائیں ساکن سوجووالی۔ گنڈا ولد گھنا قوم سنگھ ساکن قلعہ سوبہا سنگھ۔ مالی ولد پیر بخش قوم ارائیں ساکن سوجووالی۔ بوٹا سنگھ ولد گنگا سنگھ معرفت گنگا رام قوم کھتری ساکن نارنگ والی تحصیل نارووال تعمیل سمنات و حاضری عدالت سے عمداً گریز کرتے ہیں۔ لہٰذا زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ فوجداری بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو بوقت دس بجے قبل از دوپہر مسمیاں سیو۔ گنڈا۔ مالی و بوٹا سنگھ مدعا علیہم ہمارے اجلاس میں حاضر آ کر جواب دہی مقدمہ مندرجہ عنوان کریں۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ آویں گے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲ فروری ۱۹۳۶ء کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔ ۲/۲/۳۶

(مہر عدالت) صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول ضلع سیالکوٹ

وصیتیں

نمبر ۴۶۶۳ میں عزیزہ بیگم زوجہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم صدیقی عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

۱۔ اراضی واقعہ راجپورہ قیمتی ۴۵۰/- روپیہ

۲۔ حق مہر تعدادی یک ہزار روپیہ جو شوہرم کی طرف سے ابھی وصول ہونا ہے۔

۳۔ ایک نکلس جڑاؤ قیمتی یک صد روپیہ چوڑیاں ۶ طلائی قیمت ۵۰ روپیہ (پچاس)

۴۔ اس کے علاوہ مجھے ذاتی خرچ کیلئے پندرہ روپے ماہوار ملتے ہیں۔

میں اپنی متروکہ جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتی ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ عزیزہ بیگم۔

گواہ شد۔ دستخط مرزا محمود احمد ولد حضرت مرزا غلام احمد خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد سعید یوسف برادر موصیہ

نمبر ۴۶۸۰ میں عبدالغنی ولد نیاز علی قوم اعوان پیشہ ملازمت فی الحال بیکار عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۶ء ساکن حال بمبئی نمبر ۱ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری وفات کیوقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔

۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
اراضی تخمیناً چالیس کنال اور ایک مکان خام کا نصف حصہ واقع موضع پنڈوری ڈاکخانہ چک بیلی تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک ہر دو کی قیمت اندازاً مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔

۴۔ ملازمت یا کسی اور ذریعہ سے مجھے جب بھی کوئی آمد ہوئی۔ اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نقط

العبد موصی عبدالغنی معرفت جی۔ ٹی ہسپتال بمبئی نمبر ۱ تاریخ ۶ جنوری ۱۹۳۷ء

گواہ شد۔ ڈاکٹر عطر دین ویٹرنری انسپکٹر (سکریٹری وصایا) لیاقت منزل ۲۶۴ تلاسس روڈ بمبئی نمبر ۸ ۶/۱/۳۷

گواہ شد۔ خاکسار۔ اسمٰعیل آدم امیر جماعت احمدیہ بمبئی ۶/۱/۳۷

نمبر ۴۶۷۰ میں وزیر بیگم زوجہ مرزا اکبر بیگ قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری کاروبار عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن لنگر وال حال قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری صرف جائداد ایک کنال زمین قیمتی مبلغ ۴۰۰/- روپیہ اور ایک جوڑا کانٹے وزنی ۱۰ ماشہ طلائی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ:۔ میرا مہر مبلغ دوسو ۲۰۰/- روپیہ تھا وہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ جو مذکورہ بالا زمین کی خرید پر صرف ہوا۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا وزیر بیگم

گواہ شد:۔ اکبر بیگ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خان صاحب

نمبر ۴۷۰۸ میں طالعہ بی بی بیوہ احمد الدین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۰۰ء ساکن موضع آدو رائے ڈاکخانہ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد صرف ایک مکان سکنی ہے جو موضع آدو رائے تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ جس کی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہوگی جس کے تیسرے (۱/۳) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ مکان فروخت کر کے اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت ادا کر دوں۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے تیسرے حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ طالعہ بی بی بیوہ احمد الدین مرحوم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ ناظراں بیگم بنت احمد الدین مرحوم

گواہ شد:۔ غلام فاطمہ بنت احمد الدین مرحوم زوجہ محمد ابراہیم سب پوسٹماسٹر

گواہ شد:۔ اکبر علی ولد منشی کریم بخش صاحب اکبر منزل قادیان۔

نمبر ۴۷۱۵ میں جیواں بی بی بیوہ فضل کریم قوم بٹ کشمیری پیشہ معماری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء جب حضرت اقدس سیالکوٹ گئے اور لیکچر دیا۔

ساکن سیالکوٹ حال قادیان ڈاکخانہ قادیان دارالبرکات تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے خاوند مرحوم کا ترکہ صرف ایک مکان شہر سیالکوٹ میں ہے۔ اسکی قیمت کا اندازہ صرف دست بارہ سو روپیہ ہے۔ میرا اور میری اولاد کا ارادہ ہے۔ کہ اس مکان کو جلدی فروخت کر کے رقم کو ورثاء پر تقسیم کیا جائے اس رقم سے پہلے میرا مہر مبلغ ۲۲/- روپے نکالا جائیگا۔ پھر میرا حصہ ترکہ جو آٹھواں ہے۔ نکالا جائے گا۔ پس میں مذکورہ بالا رقم یعنی مہر اور ترکہ کے آمدہ حصہ کے آٹھواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کہ اگر میری زندگی میں وہ مکان فروخت ہوگیا۔ تو مذکورہ بالا رقم کا ۱/۸ حصہ میں خود داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ اور اگر نہ فروخت ہوا۔ تو انجمن مذکورہ کو حق ہے۔ کہ میرے وارثوں سے وصیت کردہ حصہ وصول کرے یا خود انجمن اس مکان کو فروخت کر کے اپنا حصہ وصول کرے میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میرا نان نفقہ میری اولاد کے ذمہ ہے۔ اور نہ کوئی میری آمدنی ہے۔ اگر میری وفات پر اسکے علاوہ اور جائداد بن جائے تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مذکورہ بالا مکان کے دوسرے وارث تین میرے لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا جیواں بی بی۔

گواہ شد:۔ حکیم نظام الدین مبلغ و ممتاز الاطباء مالک دواخانہ فیہ شفاء للناس

گواہ شد:۔ بقلم خود شریف احمد پسر موصیہ بقلم خود رشید احمد پسر موصیہ بقلم خود احمدی بی نزہت دختر موصیہ

گواہ شد:۔ بقلم خود فاطمہ بی بی دختر موصیہ

نمبر ۴۶۳۵ میں رحیم داد خان (ہزاروی) ولد چوہدری محمد خان قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۳ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت جائداد سکنی اراضی ایک کنال قیمتی مبلغ چار صد روپیہ قادیان دارالامان پنجاب میں نقد مبلغ پانچ صد اور چودہ ۵۱۴/۰ روپیہ۔ دس عدد حصص ہوزری فیکٹری مبلغ دس روپیہ فی حصہ کل قیمت یک صد روپیہ۔ دس عدد حصص احمدیہ سپلائی کمپنی لمیٹڈ مبلغ دس روپیہ فی حصہ کل قیمت یکصد روپیہ تحریک جدید امانت فنڈ مبلغ یکصد روپیہ اور ساٹھ روپیہ (مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۴ء تا ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء) یعنی اس رقم سے دسواں حصہ وصیت کا ادا کر کے رسید حاصل کروں گا۔ اور میرا گزارہ ماہوار آمدن پر ہے۔ جو اس وقت تک یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد اور آمدن کا دسواں حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد اور جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور کر دوں تو اس قدر روپیہ اس وقت سے منہا کر دیا جاویگا۔

العبد۔ رحیم داد احمدی بقلم خود حال مقیم ہنیڈی۔ بغداد عراق۔

گواہ شد:۔ حاجی عبداللطیف امیر جماعت احمدیہ بغداد۔ عراق۔ گواہ شد:۔ مرزا فتح محمد احمدی حال مقیم۔ بغداد۔ عراق۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۱۰ فروری۔ بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ مسٹر دی دی گری نے ایک جلسہ عام میں، ہڑتال کے خاتمہ کا اعلان کرنے سے پہلے نمائندہ پریس کو بتایا۔ کہ ۱۱ فروری تک تمام مزدور کام پر واپس چلے جائینگے۔ تقریر کے اختتام پر انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ ایجنٹ ان پچاس آدمیوں کے متعلق ہمدردانہ رویہ اختیار کرے گا۔ جنہیں ابھی کام پر نہیں لگایا گیا۔ مسٹر گری نے حکومت اور آنریبل ریلوے ممبر کو مبارکباد دی کہ انہوں نے مفاہمت کی گفت و شنید میں یونین کی امداد کی۔

جبل الطارق ۱۰ فروری۔ شدید گولہ باری کے بعد ایک انگریز طائفہ میں داخل ہوا جس کا بیان ہے کہ شہر پر باغیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ تمام گرجے اور سرائیں وغیرہ تباہ ہو چکی ہیں۔ پیچک اور دیگر بیماریوں کی وارداتیں شروع ہو گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ طائفہ کے ۵ ہزار پناہ گزین جبل الطارق کے برطانی بحری حکام سے باربرداری کے سرکاری جنگی جہازوں کے لئے درخواست کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۰ فروری۔ گزشتہ اتوار کو انفنٹ بیٹی اور دو خاصہ داروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اس واقعہ کے متعلق مزید اطلاعات منتظر ہیں۔ کہ حملہ آوروں کا مقصد ان ۲۳ ہزار روپیہ کو لوٹنا تھا۔ جو انفنٹ بیٹی تقسیم کی غرض سے ہمراہ لئے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۱۰ فروری۔ بمبئی اور اس کے نواح میں انتخابی تقریریں کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ مجھے بعض کانگرس سے اختلافات ہیں۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے نہ تو کانگرس سے بھاگتا ہوں اور نہ بھاگنے کا ارادہ ہے بلکہ اس کے برعکس میں کانگرس کو اپنا خیال بتانے کی کوشش کرتا ہوں۔

پشاور ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد میں تین وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ جن میں دو مسلمان اور ایک ہندو ہوگا۔

روما ۱۰ فروری۔ معلوم ہوا ہے اطالوی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔ اور ابھی تک نئی وزارت قائم نہیں کی گئی۔ اس وقت تمام اختیارات مسولینی کے ہاتھ میں ہیں۔

دہلی ۱۰ فروری۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں سر این این سرکار نے چند قوانین کی ترمیم و منسوخ کے لئے مسودہ پیش کیا۔ سر فرینک نائس نے مزدوروں کے معاوضہ کے قانون میں ترمیم کے لئے مسودہ پیش کیا۔ اور ایک قرارداد اس مطلب کے لئے پیش کی۔ کہ موٹر پٹرول پر ۲ آنہ کا زائد محصول برقرار رکھا جائے اور ایک روڈ فنڈ قائم کیا جائے۔ مسٹر ایف اسی جیمز نے قرارداد زیر بحث میں ترمیم پیش کی۔ جو سر فرینک نائس کی جوابی تقریر کے بعد مسترد ہو گئی۔

رنگون ۱۰ فروری۔ آج جدید دستور اساسی کے ماتحت برما کونسل کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ ہاؤس کے کل ارکان کی تعداد ۱۳۲ ہے۔ حلف وفاداری کی رسوم ادا کرنے کے بعد صدر نے۔ جو عارضی طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ اعلان کیا کہ صدر کا انتخاب ۱۲ فروری کو عمل میں آئے گا۔

بمبئی ۱۰ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے دادر کے مقام پر مسٹر جناح کے ترکی بہ ترکی جواب کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اگرچہ مسٹر جناح اپنی تیسری پارٹی کا ڈھنڈورہ پیٹتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان کانگرس کی وساطت سے روز بروز ایسی زبردست طاقت حاصل کر رہا ہے کہ ہزاروں مسلم لیگیں ہزاروں جناحوں کی رہنمائی میں اس بڑھتی ہوئی طاقت کے لئے سد راہ نہیں ہو سکتیں مزید کہا کہ ایک کانگرسی مسلمان ہزاروں جناحوں سے بہتر ہے۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) سر آرتھر واچوپ ہائی کمشنر فلسطین نے فلسطین کے ایک یہودی اور ایک عرب کو دعوت دی تھی۔ کہ ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب میں شامل ہو کر اپنی اپنی قوموں کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دیں۔ یہودی نے اس دعوت کو منظور کر لیا ہے لیکن مسٹر امین بے عبد الہادی (عرب) نے بھی جو مسلم سپریم کونسل کے رکن ہیں شروع میں اس شرط پر دعوت نامہ کو قبول کر لیا تھا کہ میں اپنی ذات کے سوا کسی کی نمائندگی کے فرائض ادا نہیں کروں گا۔ مگر چونکہ ہائی کمشنر نے اس شرط کو نامنظور کر دیا ہے اس لئے انہوں نے دعوت نامے کو ٹھکرا دیا ہے۔

لاہور ۱۰ فروری۔ آج انتخابات کے مزید نتائج شائع ہوئے۔ لاہور مسلم حلقہ کی طرف سے میاں عبد العزیز نے خان بہادر ملک محمد دین کو شکست دی ہے مشرقی پنجاب نان یونین مزدور حلقہ سے ملک لال دین قیصر کے مقابلہ میں دیوان چمن لال کامیاب ہو گئے ہیں۔ لاہور مغربی سکھ حلقہ سے سردار جوگندر سنگھ (کانگرس)، قصور مسلم حلقہ سے میاں افتخار الدین (کانگرس) خان بہادر سردار حبیب اللہ (اتحاد پارٹی) کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ فروری۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ہندوستان بھر کے اسلامیہ سکولوں اور کالجوں کو اپیل کی ہے۔ کہ ۱۷ فروری ۱۹۳۷ء کو حضور نظام فرمانروائے دکن دربار کے جشن سیمیں کی تقریب منائیں۔

کلکتہ ۱۰ فروری۔ کلکتہ کی ایک کمپنی کو باہر سے کارتوسوں کے ۱۲۱ صندوق آنے تھے۔ "نیو کاسل" نامی جہاز جس میں وہ صندوق تھے۔ جب کلکتہ پہنچا تو کمپنی مذکور کے نمائندوں کو بوقت وصولی معلوم ہوا۔ کہ ۱۲۱ صندوقوں میں سے ایک صندوق غائب ہے۔ اس صندوق میں ۵۰۰ کارتوس موجود تھے۔ بندرگاہ کی پولیس مصروف تفتیش ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق کی جدید کابینہ نے فوجی انقلاب کے بعد برسر اقتدار ہوتے ہی عوام الناس سے وعدہ کیا تھا کہ پارلیمنٹ کے انتخابات عمل میں لائے جائینگے پچھلے چند ہفتوں سے عوام الناس انہیں انتخابات کے موضوع پر بحث کرتے نظر آتے ہیں۔ انتخابات کی نگرانی کے لئے سپروائزر منتخب ہو چکے ہیں۔ حکومت نے وعدہ کیا تھا۔ کہ انتخاب میں عوام الناس کو ووٹ دینے کی پوری آزادی دی جائے گی۔ اس وقت تک حکومت اپنے مواعید کو خوش اسلوبی سے ایفا کر رہی ہے عراق کے فوجی انقلاب کے بعد سابقہ کابینہ کے چند ارکان عراق سے فرار ہو کر شرق اردن چلے گئے تھے۔ اور اس وقت تک وہاں مقیم ہیں۔ پچھلے دنوں امیر عبد اللہ فرمانروائے شرق اردن عمان سے بغداد آئے تھے۔ اور انہوں نے حکومت کے اہم ارکان سے بعض امور کے متعلق مبادلہ افکار بھی کیا تھا بعض حلقوں کا خیال ہے۔ کہ امیر عبد اللہ نے عراق کے سابق وزراء جو اس وقت شرق اردن میں مقیم ہیں، اور عراق کے موجودہ وزراء میں مصالحت کرانے کی کوشش کی تھی۔

میرٹھ ۸ فروری۔ کل مسلم حلقہ ہائے انتخاب اور آج عام حلقہ ہائے انتخاب میں یو پی اسمبلی کے لئے پولنگ بخیر و خوشی اسلوبی اختتام پذیر ہوا۔ پولیس نے اس سلسلے میں نہایت قابلیت کے ساتھ انتظامات کئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ میرٹھ کے شہری حلقہ انتخاب میں نواب اسمعیل خان (مسلم لیگ) اور خان بہادر اسلم سیفی نے تقریباً برابر برابر ووٹ حاصل کئے۔ البتہ کانگرس امیدوار پنڈت پیارے لال شرما کا پلہ سر سیتارام کے مقابلے میں بھاری ہے۔

پشاور ۸ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کیپٹن جے۔ کے کیوگ آف وزیرستان ڈسکاؤٹس زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔ اور ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے۔

خسرو ارحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی